



سوال

(656) لاہوری علماء کا عجیب فتویٰ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاہوری علماء کا عجیب فتویٰ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پسہ اخبار مورخہ 15 نومبر میں ایک فتویٰ قربانی کے متعلق پھسپا ہے جس کے جواب سے سوال عجیب ہے اور سوال سے جواب عجیب تر سوال یہ ہے۔

کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین اور مقتیان شرح متین اس بارے میں کہ جو شخص شرعاً قربانی کر سکتا ہو۔ اور اس کی نیت قربانی کرنے کی ہو۔ اور وہ یہ چاہتا ہو کہ تھوڑے سے روپے میں قربانی کر دے۔ اگر کوئی شخص یہ کہ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے پاس زیادہ خرچ کی طاقت نہیں۔ وہ مجھ سے امداد لے۔ اس کو بھری بھری کی قیمت کے لئے روپیہ پسہ دوں گا۔ کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔ یعنی کسی سے روپیہ لے کر قربانی کرنا یا قرضہ لے کر قربانی کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بیٹو! تو جروا

اس سوال کا ابتداء کچھ ہے۔ اور انتہا کچھ بہر حال ہم انتہائی خلاصہ کو صحیح سمجھتے ہیں۔ جس کا مطلب دو لفظوں میں یہ ہے کہ کوئی شخص صاحب مقدرت (مستطیع) کسی سے کچھ لے کر یا قرضہ اٹھا کر قربانی کرے تو جائز ہے یا نہیں؟ قرضہ کا لفظ تو صاف ہے اس سے قبل کے لفظ (روپیہ لے کر) سے مراد غالباً یہ ہے کہ کسی سے احساناً کچھ لے کر قربانی کرے۔ یعنی کوئی شخص بطور خود اس سے سلوک کرے۔ یا وہ قرضہ لے کر قربانی کرے۔ تو علمائے لاہور فتویٰ دیتے ہیں۔ اول۔

جواب؛۔ کسی سے قرضہ لے کر یا دوسرے سے امداد لے کر کوئی شخص قربانی کرنے کا شرعاً مجاز نہیں ہو سکتا۔ (محمد عبدالحکیم شمس العلماء کلانوری (ازلاہور) اس جواب کا مطلب صاف ہے۔ مگر دلیل ندارد آگے چلے دوسرے صاحب فرماتے ہیں۔

الجواب۔ بے شک جو شخص قربانی کر سکتا ہے۔ وہ دوسرے کی امداد لے کر قربانی کرے۔

بہت خوب! دلیل ندارد آگے سنیئے! تیسرے بزرگ فرماتے ہیں۔

الجواب۔ واقعی جس شخص کو قربانی کرنے کا مقدور ہو اسے چاہیے کہ خود قربانی کرے۔ اور غیر کی اعانت کا ہرگز طالب نہ ہو۔ علی الخصوص صورت معلومہ میں کوئی شخص محض بطلب نامودی اس کی امداد کرنے مستعد ہو۔ قربانی تو تقرب الی اللہ کی خاطر ہے۔ لہذا وہ حسب اللہ ہونی چاہیے۔ اگر کوئی شخص اس میں نمود اور شہرت کا خواہاں ہو۔ تو البتہ قربانی کا مقصد اس سے

